رسالہ نمبر: 63

کفن چوروں کے انکشافات

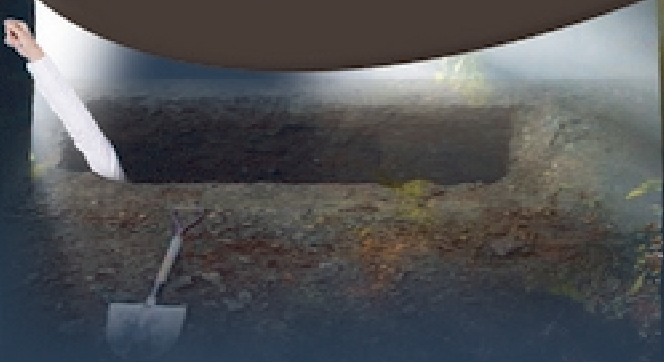

- ایک کفن چور کی آپ بیتی 01
- شرابی کا انجام 04
- جوانی میں توبہ کا انعام 05
- عذابِ قبر کا قرآن سے ثبوت 08
- ہم کیوں پریشان ہیں؟ 10
- بے نمازی کی صحبت سے بچو! 14

شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

کفَن چوروں کے انکِشافات

شیطان لاکھ سُستی دلائے مگر یہ رسالہ (20صَفْحات) مکمّل پڑھ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نمازوں اور نیکیوں کی رغبت اور گناھوں سے نفرت بڑھے گی۔

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیوں کے سردار، مکّی مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دل نشین ہے: ’’جب جُمعرات کا دن آتا ہے **اللہ** پاک فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں، کون **یومِ جُمعرات** اور **شبِ جُمُعہ** مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔‘‘
(اَلْفِرْدَوْس ج ۱ ص ۱۸۴ حدیث ۶۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۱﴾ ایک کفَن چور کی آپ بیتی (حِکایت)

حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے دَستِ مُبارَک پر ایک ایسے **کفَن چور** نے توبہ کی جس نے سینکڑوں کفَن چُرائے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے اِسْتِفْسار (یعنی پوچھنے) پر اس نے تین قبروں کے پُراَسرار **واقِعات** بیان کیے۔ چُنانچہ

www.dawateislami.net

اُس نے کہا:

آگ کی زَنجیریں

ایک بار میں نے ایک قَبْر کھودی تو اس میں ایک دل ہلا دینے والا منظر تھا! کیا دیکھتا ہوں کہ **مُردے کا چہرہ سیاہ ہے، ہاتھ پاؤں میں آگ کی زنجیریں ہیں اور اُس کے مُنہ سے خون اور پیپ جاری ہے۔** نیز اس سے اِس قَدَر بدبُو آ رہی تھی کہ دِماغ پھٹا جا رہا تھا۔ یہ خوف ناک منظر دیکھ کر میں ڈر کر بھاگنے ہی والا تھا کہ **مُردہ بول پڑا:** کیوں بھاگتا ہے؟ آ، اور سُن کہ مجھے کس گناہ کی سزا مل رہی ہے! میں مُردے کی پکار سُن کر ٹھٹھک کر کھڑا ہو گیا اور تمام ہمّت اِکٹّھی کر کے قَبْر کے قریب گیا اور جب اندر جھانک کر دیکھا تو عذاب کے فِرِشتے اُس کی گردن میں **آگ کی زنجیریں** باندھے بیٹھے تھے۔ میں نے مُردے سے پوچھا: تو کون ہے؟ اُس نے جواب دیا: ''میں مسلمان اِبْنِ مسلمان ہوں مگر افسوس! میں **شرابی** اور **زانی** تھا اور اسی بدمستی کی حالت میں مرا اور عذاب میں گرفتار ہو گیا۔''

اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے اس کفن چور نے مزید بتایا:

کالا مردہ

ایک اور موقع پر جب کَفَن چُرانے کی غرض سے میں نے قَبْر کھودی تو **ایک کالا مُردہ زَبان نکالے کھڑا ہو گیا! اس کے چاروں طرف آگ لپک رہی تھی، فِرِشتے اس کے گلے میں زنجیریں باندھے کھڑے تھے۔** اُس شخص نے مجھے دیکھتے ہی پکارا: ''بھائی! میں

سخت پیاسا ہوں مجھے تھوڑا سا پانی پلا دو۔'' فِرِشتوں نے مجھ سے کہا: خبردار! اِس بے نمازی کو پانی مت دینا۔ پھر میں نے ہمّت کر کے اس مُردے سے پوچھا: تو کون تھا اور تیرا جُرم کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: ''میں مسلمان تھا مگر افسوس! میں نے **اللہ** کریم کی بہت نافرمانیاں کی ہیں اور میری طرح بُہت سے گُناہ گار عذاب میں گِرِفتار ہیں۔'' اُس نے مزید کہا:

قَبْر میں باغ

اِسی طرح ایک دَفْعہ میں نے ایک قَبْر کھودی تو **وہ اندر سے بُہت وسیع تھی اور ایک نہایت خوش نما باغ دیکھا جس میں نَہریں بہ رہی تھیں، ایک حسین وجمیل نوجوان اُس باغ میں مزے لوٹ رہا تھا۔** میں نے اُس سے پوچھا: تجھے کس عمل کے سبب یہ اِنعام ملا ہے؟ وہ بولا: میں نے ایک واعِظ (یعنی وعظ کرنے والے) سے سنا تھا کہ جو شخص **عاشُورے کے روز چھ رَکْعَت نَفْل** پڑھے **اللہ** پاک اُس کی مغفِرت فرما دیتا ہے۔ لہٰذا میں ہر سال عاشُورے کے دن چھ رَکْعَتیں پڑھا کرتا تھا۔ (راحۃُ القُلُوب ص۶۰ مُلَخّصاً)

﴿۲﴾ پانچ قبریں (حِکایت)

خلیفہ عبدُالملِک کے پاس ایک بار ایک شخص گھبرایا ہوا حاضِر ہوا اور کہنے لگا: **عالی جاہ!** میں بے حد گُناہ گار ہوں اور جاننا چاہتا ہوں کہ میرے لئے مُعافی بھی ہے یا نہیں؟ **خلیفہ** نے کہا: کیا تیرا گناہ زمین و آسمان سے بھی بڑا ہے؟ جواب دیا: بڑا ہے۔ **خلیفہ** نے کہا: کیا تیرا گناہ لَوح و قلم سے بھی بڑا ہے؟ اُس نے کہا: بڑا ہے۔ پوچھا: کیا تیرا گناہ عَرش و کُرسی سے بھی

بڑا ہے؟ جواب دیا: بڑا ہے۔ **خلیفہ** نے کہا: بھائی یقیناً تیرا گناہ **اللہ پاک کی رَحْمت** سے تو بڑا نہیں ہوسکتا۔ یہ سُن کر اس کے سینے میں تھما ہوا طوفان آنکھوں کے ذَرِیْعے اُمنڈ آیا اور اُس نے رونا شُروع کر دیا! **خلیفہ** نے کہا: بھئی آخر مجھے پتا بھی تو چلے کہ تمہارا گناہ کیا ہے؟ اِس پر اُس نے کہا: **حُضُور!** مجھے آپ کو بتاتے ہوئے بے حد ندامت ہو رہی ہے تاہم عرض کیے دیتا ہوں، شاید میری توبہ کی کوئی صورت نکل آئے۔ یہ کہہ کر اس نے اپنی **داستان دَہشت نشان** سنانی شُروع کی۔ کہنے لگا: عالی جاہ! میں ایک **کفن چور** ہوں، آج رات میں نے **پانچ قبروں** سے عبرت حاصل کی اور توبہ پر آمادہ ہوا۔

شرابی کا انجام

کفن چرانے کی غرض سے میں نے جب **پہلی قَبْر** کھودی تو مُردے کا مُنہ قبلے سے پھرا ہوا تھا۔ میں خوف زَدَہ ہو کر جوں ہی پلٹا کہ ایک غیبی آواز نے مجھے چونکا دیا۔ کوئی کہہ رہا تھا: ''اِس مُردے سے عذاب کا سبب تو دریافت کر لے۔'' میں نے گھبرا کر کہا: مجھ میں ہمّت نہیں، تم ہی بتاؤ! آواز آئی: یہ شخص **شرابی** اور **زانی** تھا۔

خِنزیر نُما مُردہ

دوسری قَبْر کھودی تو ایک دل ہلا دینے والا منظر میری آنکھوں کے سامنے تھا! کیا دیکھتا ہوں کہ **مُردے کا مُنہ خِنزیر جیسا** ہو چکا ہے اور **طَوق و زَنجیر** میں جکڑا ہوا ہے۔ غیب سے آواز آئی: یہ **جھوٹی قسمیں** کھاتا اور حرام کھاتا تھا۔

آگ کی کِیلیں

تیسری قَبْر کھودی تو اس میں بھی ایک بھیانک منظر تھا۔ مُردہ گُدّی کی طرف زَبان نکالے ہوئے تھا اور اس کے جسم میں آگ کی کیلیں ٹھکی ہوئی تھیں۔ غَیبی آواز نے بتایا: یہ **غیبت** کرتا، **چُغلی** کھاتا اور لوگوں کو آپس میں **لڑواتا تھا**۔

آگ کی لپیٹ میں

چوتھی قَبْر کھودی تو میری نگاہوں کے سامنے ایک بے حد سنسنی خیز منظر تھا! مُردہ آگ میں اُلٹ پلٹ ہورہا تھا اور فِرِشتے اس کو آگ کے گُرزوں (یعنی آتشیں ہتھوڑوں) سے مار رہے تھے۔ مجھ پر ایک دم دَہشت طاری ہوگئی اور میں بھاگ کھڑا ہوا۔ مگر میرے کانوں میں ایک غَیبی آواز گونج رہی تھی کہ یہ بدنصیب **نَماز** اور **روزۂ رَمَضان** میں سُستی کیا کرتا تھا۔

جوانی میں توبہ کا اِنعام

پانچویں قَبْر جب کھودی تو اس کی حالت گزشتہ چاروں قبروں سے بالکل برعکس (یعنی اُلٹ) تھی۔ قَبْر حدِّ نظر تک وسیع تھی، اندر ایک تَخْت پر خوب صورت نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ غَیبی آواز نے بتایا: اِس نے جوانی میں توبہ کرلی تھی اور **نَماز و روزے** کا سختی سے پابند تھا۔ (تذکرۃ الواعظین ص ٦١٢ ملخصاً)

﴿۳-٤﴾ کھوپڑی میں سیسہ بھرا ہوا تھا (حکایت)

﴿۳﴾ حضرتِ عبدُالمُؤمن بن عبداللہ بن عیسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ ایک کفن

چور جس نے توبہ کرلی تھی، اُس سے میں نے دریافْت کیا کہ کفَن چوری کے دَور میں اگر تم نے کوئی سنسنی خیز چیز دیکھی ہو تو بتاؤ۔ اِس پر اُس نے کہا کہ میں نے ایک بار ایک شخص کی قبْر کھودی تو اس کے تمام جسم میں کیلیں ٹُھکی ہوئی تھیں اور ایک بڑی کیل اُس کے سر میں جب کہ دوسری دونوں ٹانگوں کے بیچ میں پیوَست تھی۔ ﴿٤﴾ ایک اور کفَن چور سے دریافْت کیا گیا تو اس نے بتایا کہ میں نے ایک کھوپڑی دیکھی جس میں سیسہ پگھلا کر بھرا گیا تھا۔

(شرح الصدور ص ۱۷۳)

﴿٥﴾ پُر اَسرار اندھا (حِکایت)

ایک اندھا بھکاری تھا جو اپنی آنکھیں چُھپائے رکھتا تھا، اس کا سُوال کرنے کا انداز بڑا عجیب تھا، وہ لوگوں سے کہتا: ''جو مجھے کچھ دے گا اُس کو ایک عجیب بات سناؤں گا اور جو زائد دے گا اس کو ایک عجیب چیز دکھاؤں گا بھی۔'' ابواسحٰق ابراہیم علَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الکَرِیم فرماتے ہیں: کسی نے اُس کو کچھ دیا تو میں اُس کے پاس کھڑا ہوگیا۔ اُس نے اپنی آنکھیں دِکھائیں، میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اُس کی آنکھوں کی جگہ دو سُوراخ تھے جن سے آر پار نظر آتا تھا۔ اب اس نے اپنی داستانِ حیرت نشان سنانی شُروع کی، کہنے لگا: میں اپنے شہر کا نامی گرامی کفَن چور تھا اور لوگ مجھ سے بے حد خوف زَدہ رہتے تھے، اِتّفاق سے شہر کا قاضی (یعنی جج) بیمار پڑ گیا، اس کو جب اپنے بچنے کی اُمّید نہ رہی تو اس نے مجھے (بطورِ رشوت) سَو دینار بھجوا کر کہلا بھیجا کہ میں ان سَو دیناروں کے ذَرِیعے اپنا کفَن تجھ سے مَحفوظ کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے ہامی

بھر لی۔ اِتّفاقاً وہ تندُرُست ہوگیا مگر کچھ عرصے کے بعد پھر بیمار ہو کر مر گیا۔ میں نے سوچا کہ (رشوت کی) وہ رَقَم تو پہلے مَرَض کی تھی۔ لہٰذا میں نے اُس کی قَبْر کھود ڈالی۔ قَبْر میں عذاب کے آثار تھے اور **قاضی** (جج) **قَبْر میں بیٹھا ہوا تھا اور اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور آنکھیں سُرخ ہو رہی تھیں۔ اتنے میں میں نے اپنے گھُٹنوں میں دَرْد محسوس کیا اور ایک دَم کسی نے میری آنکھوں میں اُنگلیاں گھونپ کر مجھے اندھا کر دیا اور کہا: اے بندۂ خدا! اللہ پاک کے بھیدوں پر کیوں مُطَّلع ہوتا ہے؟** (شرح الصدور ص ۱۸۰)

قبر میں دَفْن نہ ہوں تب بھی جزا و سزا کا سلسلہ ہوتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قَبْر کا عذاب حق ہے۔ عذابِ قَبْر دراصل عذابِ برزخ ہی کو کہتے ہیں۔ اسے **عذابِ قبر** اس لیے کہتے ہیں کہ عُمُوماً لوگ قَبْر ہی میں دَفْن ہوتے ہیں ورنہ خواہ کوئی شخص جل جائے، ڈوب جائے، اس کو مچھلیاں کھا جائیں، جنگل میں درندے پھاڑ کھائیں، کیڑے مکوڑے کھا جائیں، یا ہوا میں اس کی راکھ اُڑا دی جائے ہر صورت میں اُس کے ساتھ جزا و سزا کا سِلسِلہ ہوگا۔

بَرْزَخ کے معنٰی

برزخ کے لفظی معنٰی آڑ اور پردہ کے ہیں اور مرنے کے بعد سے لے کر قیامت میں اٹھنے تک کا وقفہ ''برزخ'' کہلاتا ہے۔ چُنانچِہ برزخ کے مُتَعَلِّق پارہ 18 **سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْن** آیت 100 میں **اللہ** کریم فرماتا ہے:

وَمِنْ وَّرَآىِٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اوراُن کے آگے ایک آڑ ہے اس دن تک جس دن اٹھائے جائیں گے۔

حضرتِ سیِّدُنا مُجاہدعلیہ رحمۃ اللّٰہِ الواحِد اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ: مَابَیْنَ الْمَوْتِ اِلَی الْبَعْثِ۔ یعنی برزخ سے مُراد موت سے لے کر قیامت کے دن دوبارہ اٹھائے جانے کی مُدَّت ہے۔ (تفسیر طَبَری ج۹ ص ۲۴۳)

عذابِ قَبْر کا قراٰن سے ثُبُوت

عذابِ قبر قراٰنِ پاک سے ثابِت ہے۔ چُنانچِہ پارہ 29 سُوْرَۃُ نُوْح آیت 25 میں حضرتِ سیِّدُنا نُوح عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی نافرمان قوم کے طوفان میں غَرَق ہونے کے بعد عذابِ قَبْر میں مبتَلا ہونے کا اس طرح بیان ہے:

مِمَّا خَطِیْٓــٴٰـتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ ترجَمۂ کنزالایمان: اپنی کیسی خطاؤں پر ڈبوئے گئے پھر آگ میں داخِل کئے گئے۔ (پ۲۹، نوح: ۲۵)

اِس آیتِ مبارَکہ کے اس حصّے ''پھر آگ میں داخِل کئے گئے'' کی تفسیر میں لکھا ہے: ھِیَ نَارُ الْبَرْزَخِ وَالْمُرَادُ عَذَابُ الْقَبْرِ۔ یعنی اس آگ سے مُراد برزخ کی آگ ہے اور مُراد عذابِ قَبْر ہے۔ (روح المعانی جزء ۲۹ ص ۱۲۵)

عذابِ قَبْر کے مُتَعَلِّق پارہ 24 سُوْرَۃُ الْمُؤْمِن آیت 46 میں اللہ کریم فرماتا ہے:

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا اس نے جنّت کا راستہ چھوڑ دیا۔ (طبرانی)

اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَّ عَشِیًّا ۚ وَ یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫ اَدْخِلُوْۤا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: آگ جس پر صُبح وشام پیش کئے جاتے ہیں۔اور جس دن قیامت قائم ہوگی حکم ہوگا فرعون والوں کوسخت تر عذاب میں داخل کرو۔

اِس آیت میں واضِح طور پر **عذابِ قَبْر** کا بیان ہے اس طرح کہ اَشَدَّ الْعَذَابِ (یعنی سخت تر عذاب) سے جہنَّم کا عذاب مُراد ہے جو قیامت کے دن ہوگا اس سے پہلے جو عذاب ہے وہ عذاب، **عذابِ قَبْر** ہے۔ (نزهة القاری ج٢ ص٨٦٢ ، عمدة القاری ج٦ص ٢٧٤)

عذابِ قَبْر کا تذ کِرہ کرتے ہوئے پارہ 11 **سُوْرَۃُ التَّوْبَة** آیت 101 میں ارشاد ہوتا ہے:

سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَیْنِ ثُمَّ یُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۰۱﴾ ۚ

ترجمۂ کنزالایمان: جلد ہم اُنہیں دوبارہ عذاب کریں گے پھر بڑے عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے۔ (پ١١، التوبة:١٠١)

مُنافقین کی رُسوائی

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما مذکورہ آیتِ مُبارَکہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جُمُعہ کے دن خُطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: ''اے فُلاں کھڑے ہوجا اور نکل جا کیونکہ تو مُنافِق ہے۔'' آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **مُنافِقوں** کا نام لے لے کر ان کو مسجِد سے نکال دیا اور ان کو خوب رُسوا کیا۔

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم: مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔(ابویعلیٰ)

پھر حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ مسجِد میں داخِل ہوئے تو ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہا: آپ کو خوش خبری ہو، اللہ پاک نے آج مُنافِقین کو ذلیل ورُسوا کر دیا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ مسجِد سے ذلیل ہو کر نکالا جانا پہلا عذاب تھا اور دوسرا عذاب، عذابِ قَبْر ہے۔

(مُلَخّص از: تفسیرِ طَبَری، ج ٦ ص ٤٥٧، عمدۃُ القاری ج٦ ص ٢٧٤، نزھۃُ القاری ج٢ ص ٨٦٢)

عذابِ قَبْر کا حدیث سے ثُبُوت

عذابِ قَبْر کے ثبوت میں بے شُمار احادیثِ مُبارَکہ وارِد ہیں۔ ان میں سے صِرْف ایک حدیثِ پاک پیشِ خدمت ہے چُنانچِہ دو عالَم کے مالِک ومُختار، شَہَنْشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ۔ یعنی قَبْر کا عذاب حق ہے۔ (نسائی ص٢٢٥ حدیث ١٣٠٥)

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: عذابِ قَبْر کا انکار وہی کرے گا جو گُمراہ ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۱۱۳)

ہم کیوں پریشان ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہم مسلمان ہیں اور مسلمان کا ہر کام اللہ پاک اور اُس کے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی خوش نودی کے لئے ہونا چاہئے، مگر افسوس! آج ہماری اکثرِیَّت نیکی کے راستے سے دُور ہوتی جارہی ہے، شاید اِسی وجہ سے ہمیں طرح طرح کی پریشانیوں کا سامنا ہے۔ کوئی بیمار ہے تو کوئی قرض دار، کوئی گھریلو ناچاقیوں کا شکار ہے تو

کوئی تنگ دست و بے روزگار، کوئی اولاد کا طلب گار ہے تو کوئی نافرمان اولاد کی وجہ سے بیزار۔ اَلْغَرَض ہر ایک کسی نہ کسی مصیبت میں گرفتار ہے۔ **اللہ** کریم قرانِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَ یَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ ﴿۳۰﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو مُعاف فرمادیتا ہے۔ (پ ۲۵، الشوریٰ: ۳۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً دنیا و آخرت کی پریشانیوں کا حل **اللہ** پاک اور اس کے **حبیب** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی فرماں برداری میں ہے۔ **مَنقول ہے:** مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ۔ یعنی ''جو شخص **اللہ** پاک کا فرماں بردار بن جاتا ہے تو **اللہ** پاک اس کا کارساز و مددگار بن جاتا ہے۔'' (روح البیان ج۷ ص ٦٤)

نَماز کی بَرَکتیں

مسلمانوں کے لیے سب سے پہلا فُرض **نَماز** ہے مگر افسوس کہ آج ہماری مسجِدیں ویران ہیں۔ یقیناً **نَماز** دین کا سُتُون ہے، **نَماز اللہ** کریم کی خوش نودی کا سبب ہے، **نَماز** سے رَحْمت نازِل ہوتی ہے، **نَماز** سے گُناہ مُعاف ہوتے ہیں، **نَماز** بیماریوں سے بچاتی ہے، **نَماز** دعاؤں کی قَبولیت کا سبب ہے، **نَماز** سے روزی میں بَرَکت ہوتی ہے، **نَماز** اندھیری قَبْر کا چراغ ہے، **نَماز** عذابِ قَبْر سے بچاتی ہے، **نَماز** جنَّت کی کُنجی ہے، **نَماز** پُل صراط کے لیے آسانی ہے، **نَماز** جہنَّم کے عذاب سے بچاتی ہے، **نَماز** میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی آنکھوں کی

www.dawateislami.net

ٹھنڈک ہے، نَمازی کو تاجدارِ رسالت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شَفاعت نصیب ہوگی اور نَمازی کے لیے سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ اسے بروزِ قِیامت **اللہ** پاک کا دیدار ہوگا۔

بے نَمازی کا نام دوزخ کے دروازے پر

بے نَمازی سے **اللہ** پاک ناراض ہوتا ہے۔ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جس نے قَصْداً (یعنی جان بوجھ کر) نماز چھوڑ دی، جہنَّم کے دروازے پر اُس کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔

(حِلْیَۃُ الْاولیاء ج۷ ص۲۹۹ حدیث ۱۰۵۹۰)

سر کُچلنے کی سزا

''**بُخاری شریف**'' میں ہے: شَہَنْشاہِ خَیرُ الْاَنام صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا: آج رات دو شخص (یعنی جبرائیل ومیکائیل علیہما السّلام) میرے پاس آئے اور مجھے اَرضِ مُقدَّس (یعنی بَیتُ الْمُقَدَّس[1]) میں لے آئے۔ میں نے دیکھا کہ **ایک شخص لیٹا ہے اور اس کے سِرہانے ایک شخص پتھّر اُٹھائے کھڑا ہے اور پے در پے پتھّر سے اس کا سر کچل رہا ہے، ہر بار کُچلنے کے بعد سر پھر ٹھیک ہو جاتا ہے۔** میں نے ان فِرِشتوں سے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! یہ کون ہیں؟ انہوں نے عرض کی: آگے تشریف لے چلئے! (مزید مَناظِر دکھانے کے بعد) فِرِشتوں نے عرض کی: پہلا شخص جو آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دیکھا (یعنی جس کا سر کُچلا جا رہا تھا) **یہ وہ تھا جس نے قُرآن پڑھا پھر اس کو چھوڑ دیا تھا اور**

[1] نزہۃ القاری ج۲ ص ۸۷٤۔

فَرض نَمازوں کے وَقت سوجاتا تھا۔ (بُخاری ج ٤ ص ٤٢٥ حدیث ٧٠٤٧ مُلَخَّصاً)

قَبْر میں آگ کے شُعلے (حکایت)

ایک شخص کی بہن فوت ہوگئی۔ جب وہ اسے دَفْن کر کے لوٹا تو یاد آیا کہ رَقَم کی تھَیلی قَبْر میں گر گئی ہے چُنانچِہ وہ اپنی بہن کی قَبْر پر آیا اور اُس کو کھودا تا کہ تھَیلی نکال لے۔ اُس نے دیکھا کہ **بہن کی قَبْر میں آگ کے شُعلے بھڑک رہے ہیں!** اس نے جوں توں قَبْر پرمِٹّی ڈالی اور غمگین روتا ہوا ماں کے پاس آیا اور پوچھا: پیاری امّی جان! میری بہن کے اعمال کیسے تھے؟ وہ بولی: بیٹا کیوں پوچھتے ہو؟ عرض کی: ''میں نے اپنی بہن کی قبر میں آگ کے شُعلے بھڑکتے دیکھے ہیں۔'' یہ سُن کر ماں رونے لگی اور کہا: افسوس! تیری بہن **نَماز** میں سُستی کیا کرتی تھی اور **نَماز** کے اَوقات گزار کر پڑھا کرتی تھی (یعنی نَماز قَضا کر کے پڑھتی تھی)۔ (مُکاشَفَۃُ القُلوب ص ١٨٩)

ھول ناک کُنواں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب نَمازوں کو **قَضا** کر کے پڑھنے کی سزا یہ ہے تو سِرے سے نَماز نہ پڑھنے والوں کا کس قدر خوف ناک انجام ہوگا! **یاد رکھئے!** جو کوئی جان بوجھ کر نَماز کو **قَضا** کر کے پڑھے گا وہ ''وَیل'' کا مُستَحِق (یعنی حق دار) ہے۔ **وَیل** جہنَّم میں ایک خوف ناک وادی ہے جس کی سختی سے خود جہنَّم بھی پناہ مانگتا ہے۔ نیز جہنَّم میں ایک ''غَیّ'' نامی وادی ہے اس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے اس میں ایک **ھول ناک کُنواں** ہے جس کا نام ''ہَب ہَب'' ہے، جب جہنَّم کی آگ بُجھنے پر آتی ہے **اللہ** پاک اُس کُنویں کو کھول دیتا ہے

جس سے وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے، یہ ہول ناک کنواں بے نَمازیوں، زانیوں، شرابیوں، سُود خوروں اور ماں باپ کو ایذا دینے والوں کے لیے ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۴۳۴ ملخّصاً)

جہنَّم میں جانے کا حکم

منقول ہے کہ قِیامت کے دن ایک شخص کو **اللہ** پاک کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا، **اللہ** تبارَکَ وَ تَعَالٰی اسے جہنَّم میں جانے کا حکم فرمائے گا۔ وہ عرض کرے گا: **یا اللہ پاک!** مجھے کس لئے جہنّم میں بھیجا جا رہا ہے؟ ارشاد ہوگا: ''نَمازوں کو اُن کا وَقْت گزار کر پڑھنے اور میرے نام کی جھوٹی قسمیں کھانے کی وجہ سے۔'' (مُکاشَفَۃُ الْقُلوب ص۱۸۹)

بے نَمازی کی صُحْبت سے بچو!

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نَماز ترک کرنے کے عذاب اور بے نَمازی کی صُحبت میں بیٹھنے کی مُمانَعَت کرتے ہوئے ''فتاوٰی رضویہ'' (مُخَرَّجَہ) جلد 9 صَفْحَہ 158 تا 159 پر فرماتے ہیں: **جس نے قَصْداً** (یعنی جان بوجھ کر) **ایک وَقْت کی** (نَماز) **چھوڑی ہزاروں برس جہنَّم میں رہنے کا مُستَحِق ہوا**، جب تک توبہ نہ کرے اور اس کی قَضا نہ کرلے، مسلمان اگر اُس کی زندگی میں اُسے (یعنی اس بے نَمازی کو) یَک لَخْت (یعنی بالکل) چھوڑ دیں اُس سے بات نہ کریں، اُس کے پاس نہ بیٹھیں، تو ضَرور وہ (بے نَمازی) اِس (بائیکاٹ) کا سزاوار (یعنی لائق) ہے۔ (بے نَمازی کی صُحبت سے بچنے کی تاکید مزید کرتے ہوئے سیِّدی اعلیٰ حضرت نے قرآنی آیت پیش کی ہے چُنانچِہ لکھتے ہیں کہ) **اللہ پاک فرماتا ہے:**

وَ اِمَّا یُنۡسِیَنَّکَ الشَّیۡطٰنُ فَلَا تَقۡعُدۡ بَعۡدَ الذِّکۡرٰی مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۶۸﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بُھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

(پ۷، الانعام:۶۸)

''تفسیراتِ احمدیہ'' میں اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت لکھا ہے: یہاں ظالمین سے مُراد کافِرین، مُبتَدِعین یعنی گُم راہ و بد دِین اور فاسِقین ہیں۔ (تفسیرات احمدیه ص۳۸۸)

قضا عُمری کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیشہ نَمازِ باجماعت کا اِہتمام کیجئے ہرگز کوتاہی نہ فرمایئے اور مَعَاذَاللہ جن کے ذِمّے **قَضا نَمازیں** ہیں سچّی توبہ کرکے فوراً ادا کرنے کی ترکیب کریں۔ اس ضِمن میں ''**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**'' حصّہ اوّل صَفْحَہ 125 تا 127 سے **عرض و ارشاد** مُلاحَظہ فرمایئے: بعض حاضِرین نے **عرض** کیا کہ حُضُور دُنیوی مکروہات نے ایسا گھیرا ہے کہ روز ارادہ کرتا ہوں آج **قَضا نَمازیں** ادا کرنا شُروع کردوں گا مگر نہیں ہوتا! کیا یوں ادا کروں کہ پہلے تمام نَمازیں فَجْر کی ادا کرلوں پھر ظُہْر کی پھر اور اوقات کی، تو کوئی حَرَج ہے؟ مجھے یہ بھی یاد نہیں کہ کتنی نَمازیں **قَضا** ہوئی ہیں ایسی حالت میں کیا کرنا چاہئے؟ **ارشاد:** قضا نمازیں جلد سے جلد ادا کرنا لازِم ہے، نہ معلوم کس وَقْت موت آجائے، کیا مشکِل ہے کہ **ایک دن کی بیس رَکْعَتیں** ہوتی ہیں (یعنی فَجْر کی دو رَکْعَت فَرض اور ظُہْر کی چار فَرض اور عَصْر کی چار فرض اور مغرِب کی تین فَرض اور عِشا کی سات رَکْعَت یعنی چار فَرض اور تین وِتر واجِب) ان نَمازوں کو سوائے طُلُوع و غُرُوب و

زَوال کے (کہ اس وَقت سجدہ ونَماز ناجائز وگناہ ہے) ہر وَقت ادا کرسکتا ہے اور اِختِیار ہے کہ پہلے فَجْر کی سب نَمازیں ادا کرلے، پھر ظُہر، پھر عَصْر، پھر مغرِب، پھر عِشا کی یا سب نَمازیں ساتھ ساتھ ادا کرتا جائے اور ان کا ایسا حساب لگائے کہ تَخْمِیْنہ (یعنی اندازہ) میں باقی نہ رہ جائیں زیادہ ہو جائیں تو حَرَج نہیں اور وہ سب بقَدَرِ طاقت رفتہ رفتہ جلد ادا کرلے، کاہِلی نہ کرے۔ جب تک فَرض ذِمّے پر باقی رہتا ہے کوئی نَفْل قبول نہیں کیا جاتا۔ نیّت ان نَمازوں کی اِس طرح ہو مَثَلاً سو بار کی فجْر قضا ہے تو ہر بار یوں کہے کہ ''سب سے پہلے جو فَجْر مجھ سے قضا ہوئی'' ہر دَفْعہ یِہی کہے۔ یعنی جب ایک ادا ہوئی تو باقیوں میں جو سب سے پہلی ہے۔ اسی طرح ظُہر وغیرہ ہر نَماز میں نیّت کرے۔ جس پر بَہُت سی نَمازیں قَضا ہوں اس کے لئے صورتِ تَخْفیف (یعنی کمی کی صورت) اور جلد ادا ہونے کی یہ ہے کہ خالی رَکْعتوں (یعنی ظُہر، عَصْر و عِشا کی آخری دو اور مغرِب کے فرض کی تیسری رَکْعت) میں بجائے الحمد شریف کے تین بار سُبْحٰنَ اللہ کہے، اگر ایک بار بھی کہہ لے گا تو فرض ادا ہو جائے گا نیز تَسبیحاتِ رُکُوع و سُجُود میں صِرْف ایک ایک بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم اور سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھ لینا کافی ہے۔ تَشَہُّد (تَ۔شَہ۔ہُد) کے بعد دونوں دُرود شریف کے بجائے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ۔ وِتْروں میں بجائے دُعائے قُنُوت کے رَبِّ اغْفِرْلِیْ کہنا کافی ہے۔ طُلُوعِ آفتاب کے بیس مِنَٹ بعد اور غُرُوبِ آفتاب سے بیس مِنَٹ قبل (تک) نَماز ادا کرسکتا ہے۔ اس سے پہلے یا اس سے بعد (یعنی طُلُوع و غُروب کے

مُتَّصِل بیس بیس منٹوں میں) ناجائز ہے۔ ہر ایسا شخص جس کے ذِمّے نَمازیں باقی ہیں چُھپ کر پڑھے کہ گناہ کا اِعلان جائز نہیں۔ (یعنی یہ ظاہر کرنا گناہ ہے کہ مجھ پر قضا نَمازیں ہیں یا میں قضا نَمازیں پڑھ رہا ہوں وغیرہ)

(اِسی سلسلے میں سیِّدی اعلیٰ حضرت نے مزید ارشاد فرمایا) اگر کسی شخص کے ذِمّے **تیس یا چالیس** سال کی نَمازیں ہیں واجبُ الْاَدا، اس نے اپنے ان ضَروری کاموں کے علاوہ جن کے بغیر گزر نہیں کاروبار ترک کر کے پڑھنا شُروع کیا اور پکّا ارادہ کرلیا کہ کُل نَمازیں ادا کر کے (ہی) آرام لوں گا اور فَرض کیجئے اسی حالت میں ایک مہینے یا ایک دن ہی کے بعد اس کا اِنتِقال ہو جائے تو **اللہ** پاک اپنی رَحْمتِ کاملہ سے اس کی سب نَمازیں ادا کردے گا۔ قَالَ اللّٰهُ تَعالٰی: (یعنی **اللہ** پاک فرماتا ہے:)

وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ

ترجَمۂ کنز الایمان: اور جو اپنے گھر سے نکلا **اللہ** و رسول کی طرف ہجرت کرتا پھر اُسے موت نے آلیا تو اس کا ثواب **اللہ** کے ذِمّے پر ہوگیا۔

(پ ۵، النساء: ۱۰۰)

عُمر میں چھوٹی ہے گر کوئی نَماز جلد ادا کرلے تُو آ غفلت سے باز
کرلے توبہ رب کی رَحمت ہے بڑی قَبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

(وسائلِ بخشش (مرمَّم) ص ۷۱۲،۷۱۳)

www.dawateislami.net

غافِل درزی (مَدَنی بہار)

ایک اسلامی بھائی اُن دنوں پنجاب میں درزی کا کام کرتے تھے، کردار **مَعَاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اِنتہائی خراب تھا، نَماز کی بالکل توفیق نہ تھی، لڑائی بھڑائی تقریباً روز مرّہ کا معمول تھا، جھوٹ، غیبت، وعدہ خلافی، گالَم گلوچ، چوری، بدنگاہی، فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سننا، راہ چلتی لڑکیوں سے چھیڑخانی کرنا، ماں باپ کو ستانا، اَلْغَرَض وہ کون سی بُرائی تھی جو اُن میں نہ تھی۔ ان کی بداعمالیوں سے تنگ آ کر گھر والوں نے انہیں بابُ الْمدینہ (کراچی) بھیج دیا۔ انہوں نے بابُ الْمدینہ (کراچی) کے ایک کارخانے میں ملازَمت اِختیار کر لی، وہاں لڑکیاں بھی کام کرتی تھیں، اس لئے عادتیں مزید بگڑ گئیں۔ ایک روز ان کو پتا چلا کہ ان کے ماموں زاد بھائی دعوتِ اسلامی کے **جامعۃُ الْمدینہ** (گلستانِ جوہر، بابُ الْمدینہ) میں درسِ نظامی کررہے ہیں۔ وہ ان سے ملنے پہنچے تو وہ اِنتہائی پُرتپاک طریقے سے اُن سے ملے، انہوں نے اِنفِرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** کی دعوت پیش کی جو انہوں نے قبول کرلی۔ جب اجتماع میں حاضِر ہوئے تو وہاں کسی نے **مکتبۃُ الْمدینہ** کے رسائل **"بُڈّھا پجاری"** اور **"کفن چوروں کے اِنکشافات"** انہیں تُحفے میں دیئے۔ قیام گاہ پر آ کر جب انہوں نے وہ رسالے پڑھے تو پہلی بار یہ احساس ہوا کہ وہ اپنی زندگی برباد کر رہے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ انہوں نے اُسی وَقت گناہوں سے **توبہ** کی اور پنج وَقتہ **باجماعت نَماز** پڑھنے کی نیّت کرلی اور ہر جُمعرات پابندی کے ساتھ فیضانِ مدینہ (بابُ الْمدینہ)

میں ہونے والے **سنّتوں بھرے اجتماع** میں شرکت کرنے لگے۔ سلسلۂ عالیہ قادِریہ رضویہ میں داخِل ہو کر **غوثِ پاک** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مُرید بھی بن گئے۔ ماموں زاد بھائی کی اِنفرادی کوشش کی بَرَکت سے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی بھی سعادت حاصِل ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **عاشقانِ رسول** کی صُحبت کی بَرَکت سے وہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہوگئے اور جامعۃُ المدینہ میں **درسِ نظامی** کرنے کے لئے داخِلہ لے لیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غمِ مدینہ، بقیع، مغفرت اور بے حساب جنّتُ الفردوس میں آقا کے پڑوس کا طالب

۱۰ شعبان المعظم ۱۴۳۹ھ

27-04-2018

یہ رسالہ پڑھ لینے کے بعد ثواب کی نیّت سے کسی کو دیدیجئے

ماٰخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قراٰن		عمدۃ القاری	دار الفکر بیروت
تفسیر طبری	دار الکتب العلمیۃ بیروت	نزھۃ القاری	فرید بک اسٹال مرکز الاولیا لاہور
روح المعانی	دار احیاء التراث العربی بیروت	مکاشفۃ القلوب	دار الکتب العلمیۃ بیروت
روح البیان	دار احیاء التراث العربی بیروت	راحت القلوب	دہلی
تفسیرات احمدیہ	پشاور	تذکرۃ الواعظین	پشاور
بخاری	دار الکتب العلمیۃ بیروت	شرح الصدور	مرکز اہلسنّت برکات رضا الہند
الفردوس	دار الکتب العلمیۃ بیروت	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
حلیۃ الاولیاء	دار الکتب العلمیۃ بیروت	وسائل بخشش	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

فرمانِ مُصطَفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ اس پر دس رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔ (ترمذی)

فہرس

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	برزخ کے معنٰی	7
﴿۱﴾ ایک کفن چور کی آپ بیتی (حکایت)	1	عذابِ قَبر کا قرآن سے ثُبُوت	8
آگ کی زنجیریں	2	منافقین کی رُسوائی	9
کالا مردہ	2	عذابِ قبر کا حدیث سے ثبوت	10
قَبر میں باغ	3	ہم کیوں پریشان ہیں؟	10
﴿۲﴾ پانچ قبریں (حکایت)	3	نَماز کی برکتیں	11
شرابی کا انجام	4	بے نَمازی کا نام دوزخ کے دروازے پر	12
خِنزیر نُما مردہ	4	سَر کچلنے کی سزا	12
آگ کی کیلیں	5	قَبر میں آگ کے شعلے (حکایت)	13
آگ کی لپیٹ میں	5	ہول ناک کنواں	13
جوانی میں توبہ کا انعام	5	جہنَّم میں جانے کا حکم	14
﴿۳۔۴﴾ کھوپڑی میں سیسہ بھرا ہوا تھا (حکایت)	5	بے نَمازی کی صُحبت سے بچو!	14
﴿۵﴾ پُراَسرار اندھا (حکایت)	6	قَضاعمری کا طریقہ	15
قبر میں دَفن نہ ہوں تب بھی جزا و سزا کا سلسلہ ہوتا ہے	7	غافل درزی (مدنی بہار)	18

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذریعے اپنے مَحَلّے کے گھروں میں حسبِ توفیق رسالے یا مَدَنی پھولوں کے پمفلٹ ہر ماہ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ۞ سنتوں کی تربیت کے لئے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ۞ روزانہ ”فکرِ مدینہ“ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل۔ اپنی اصلاح کے لیے ”مدنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مدنی قافلوں“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل

ISBN 978-969-631-655-8
0126311

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net